السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی خدمت گزاری کو بہت پسند کیا ہے بلکہ باپ پر اسے ترجیح دی ہے، اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا قرآن وحدیث میں اس کی صراحت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی خدمت کو انسان کی سعادت اور خوش بختی کی علامت قرار دیا ہے کیونکہ ماں، اولاد کے سلسلہ میں بہت تکلیف برداشت کرتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اس کا ارشاد موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا [1]

''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا، اس کی ماں نے اسے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے اسے جنم دیا۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں نے حمل، وضع حمل، دودھ پلانے، دودھ چھڑانے اور پرورش و تربیت کے سلسلہ میں بہت سی مشقتوں اور صعوبتوں کو برداشت کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت کے بارے میں ماں کے حق کو تین بار بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا

''پھر کون'' آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے پھر عرض کیا، اس کے بعد کون حقدار ہے تو آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ'' [2]

اس حدیث میں صراحت ہے کہ خدمت کے سلسلہ میں والدہ کا حق زیادہ ہے، کیونکہ اس نے اولاد کے متعلق تکلیف زیادہ برداشت کی جیسا کہ قرآن کی مذکورہ آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الاحقاف: ۱۵۔

[2] صحیح مسلم، البر: ۲۵۴۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 471

محدث فتویٰ